

پاکستان میں اسلامی تہذیب سے متعلق تصنیفی و تحقیقی کام: نمایاں رجحانات کا مطالعہ
Authorship and Research work on Islamic Civilization in
Pakistan: A Study of Notable Trends

Jawaad Haseeb

Doctoral Candidate Islamic Studies, NUML, Islamabad

Dr. Muhammad Riaz Mahmood

Associate Professor of Islamic Studies, NUML, Islamabad

Abstract

This paper studies the notable trends in Compilation of literature on Islamic Civilization in Pakistan. In this study, fifty books written on different languages on Islamic civilization were selected and analyzed. From all this research, four trends of scholarly work on Islamic civilization came to light (introductory, historical, comparative, impactful). The study also introduces readers to previous work on Islamic civilization. The current research article is written in the context of the studies which are available in Arabic, English and Urdu languages, keeping in mind the importance of such trends and need of their analysis in evolution of respective area of study. The article comprises of three parts. In first part, the subject of research is introduced and importance of background of the work is elaborated. The second part includes a comparative evaluation of the scholarly work done in Arabic, English and Urdu languages. The conclusion is drawn and some consequent suggestions are proposed in third part of the article.

Key Words: Islamic civilization, literature, Pakistan, trends

جب سے دنیا قائم ہے ہر زمانہ میں کسی نہ کسی تہذیب کو عروج رہا ہے مگر کوئی بھی تہذیب جامع اور عالمگیر نہ ہونے کی وجہ سے دوام حاصل نہ کر سکی۔ جبکہ اسلامی تہذیب ایک ایسی تہذیب ہے جو تمام انسانوں کے حقوق کی پاسداری کرتی ہے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کیلئے ان کے تمام مسائل کی مکمل جامع رہنمائی کرتی ہے اور دنیا کی تمام تہذیبوں پر اپنا اثر و رسوخ قائم کئے ہوئے ہے۔ کیونکہ دنیا کے تمام انسانوں کی خیر و فلاح اسلامی تہذیب کے اصولوں میں مضمر ہے۔ جب سے یہ تہذیب وجود میں آئی نہ صرف قائم ہے بلکہ دن بدن پھیل رہی ہے۔ اس کی جامعیت کے سبب ہر دور میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے محققین نے اپنی علمی تحقیقات میں اسلامی تہذیب کو مقدم رکھا اور اسلامی تہذیب کی جامعیت کا اعتراف کیا اسبطرح پاکستان کے محققین نے بھی اسلامی تہذیب کے مختلف پہلوؤں پر مختلف رجحانات سے علمی کام کیا۔ علوم اسلامیہ کے بنیادی موضوعات کی تدوین قدیم اسلامی تہذیب سے ثابت ہے مثلاً قرآنی علوم، متون حدیث و علوم، فن سیرت اور فقہ اسلامی و علوم کی جمع تدوین کی گئی، اسی روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی تہذیب پر لکھی جانے والی کتب اور ان کے رجحانات کو متعارف کروانا ضروری تھا جس کے پیش نظر ذیلی بحث میں مختلف زبانوں میں لکھی جانے والی کم و بیش پچاس کے قریب کتب کا تعارف تحریر کیا گیا ہے۔ اس مقالہ کا مقصد پاکستان کے محققین کا اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے علمی کام کا تجزیاتی مطالعہ کرنا ہے اور ان کے رجحان و اسلوب کا تعین کرنا ہے یہ کام کس رجحان کے اسلوب پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس انداز سے پہلے اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کو جمع نہیں کیا گیا۔ اس مقالہ کی تحقیق کا بنیادی سوال ہے کہ اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کے کونسے رجحانات ہو سکتے ہیں؟ اس مقالہ میں خصوصاً پاکستان میں اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے کام کے رجحانات کو منتخب کیا گیا ہے۔ ان رجحانات کا جاننا اسلئے ضروری ہے کہ مستقبل میں اسلامی تہذیب پر کام کرنے والوں کیلئے راہ متعین کی جاسکے، نیز سابقہ کام کے رجحانات سامنے لائے جاسکیں۔ نیز اس کام کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ تاکہ ان اسالیب پر عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر اور علمی کام کیا جاسکے اور اس سے اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کیلئے راہیں تلاش کرنا ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے مطالعہ سے مختلف طرز کے رجحانات سامنے آئے ہیں ان میں پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب و تمدن کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول و مبادیات متعین کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کرتے ہیں، دوسرا رجحان تاریخی ہے جس میں محققین تہذیب و تمدن کی تاریخی اعتبار سے جہاں تے طے کرتے ہیں، پہلے تہذیب کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں اسلامی تہذیب کی تاریخ ذکر کرتے ہیں تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب کا باقی تہذیبوں کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب و تمدن کو اس کی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام تہذیبوں سے ممتاز کرتے ہے۔ چوتھا رجحان اثراتی ہے جس میں محققین تہذیبوں کے اختلاط کی صورت میں ایک تہذیب کے دوسری تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں نیز ان اثرات کے فوائد و نقصانات متعین کرتے ہیں۔ اور اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے عصر حاضر کے اس تہذیبی تصادم میں اصول و ضوابط متعین کرتے ہیں۔ اس مقالہ کا منہج تحقیق تجزیاتی ہے۔ مقالہ ہذا کو تین اجزاء میں تقسیم کیا ہے مقالہ کے پہلے حصہ میں موضوع تحقیق کا تعارف، اہمیت پس منظر کو واضح کیا ہے دوسرے جز میں اسلامی تہذیب و تمدن کے اہم رجحانات (تعارفی، تاریخی، تقابلی، اثراتی

پر ہونے والے علمی کام اور لکھے جانے والی اردو، عربی، انگلش کتب اور مقالہ جات و مضامین کا علمی جائزہ لیا گیا ہے۔ تیسرے یعنی آخری جز میں نتیجہ مقالہ کو تحریر کیا ہے نیز چند تجاویز کی نشاندہی کی ہے۔

پاکستان میں اسلامی تہذیب کی تدوین کے اہم رجحانات

اسلامی تہذیب و تمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے مطالعہ سے مختلف طرز کے رجحانات سامنے آئے ہیں ان میں پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے دوسرا رجحان تاریخی ہے تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے چوتھا رجحان اثراتی ہے۔ اس مقالہ میں ان چاروں رجحانات کا تعارف پیش کر کے ہر رجحان پر لکھے جانے والی عربی، انگلش، اردو کتب و مقالہ جات کو جمع کیا ہے نیز ان کتب پر جامع انداز میں تجزیہ بھی پیش کیا ہے جس سے ان کتب کی رجحانات کے ساتھ مناسبت واضح ہو جاتی ہے۔

اسلامی تہذیب کے تعارفی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

پہلا رجحان تعارفی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب و تمدن کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہوئے اسلامی تہذیب و تمدن کے اصول و مبادیات متعین کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کرتے ہیں، اسلامی ثقافت کے علوم و فنون کا جامع تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ اسلامی تہذیب پر عالم اسلام میں محققین نے بہت علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ ان محققین میں ڈاکٹر محمد عویس کی کتاب "الحضارة الاسلامیہ ابداع الماضي و افاق المستقبل" ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دس فصول اور خاتمہ پر 320 صفحات پر مشتمل ہے، فصل اول میں تہذیب کا مفہوم اور اسلامی تہذیب کی خصوصیات پر مشتمل ہے دوسری فصل میں اسلامی تہذیب کے مصادر کا تذکرہ ہے، پہلا مصدر قرآن دوسرا مصدر حدیث تیسرا اسلامی عقائد جو تھا اخلاق و آداب پر مشتمل ہے پانچواں لغت عربیہ پر مشتمل ہے۔ فصل سوم میں اسلامی تہذیب میں سیاست کے کردار کا تذکرہ ہے جس میں اداروں کے نظام خصوصاً عدلیہ کے نظام کا ذکر ہے۔ اور جنگ کے اصول و ضوابط بیان کئے گئے ہیں فصل چہارم اسلامی معیشت اور اجتماعیت کو ذکر کیا ذمیوں کے حقوق پر زور دیا پانچویں فصل میں اسلامی تہذیب کے علمی نظام کو متعارف کروایا اموی اور عباسی ادوار کا نظام تعلیم ذکر کیا۔ چھٹی فصل میں مختلف علوم کا ذکر کیا خصوصاً عربی ادب فلسفہ وہ مسلمانوں کی تاریخ اور فلسفہ میں محنتیں مسلمانوں کے باقی ادیان پر اثرات ذکر کیے ساتویں فصل میں مسلمانوں کی علوم ریاضی علوم فلکیات علوم طب علم کیمیا علم نباتات و حیاتیات میں خدمات ذکر کیں آٹھویں فصل میں مستشرقین کے اسلامی تہذیب پر اعتراضات ذکر کیے اور ان کے جوابات ذکر کئے۔ نویں فصل میں اسلامی اور مغربی تہذیب کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔ یہ کتاب اسلامی تہذیب کے تمام پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کرتی ہے۔ "الحضارة الاسلامیہ مقرنہ بالحضارة الغربیہ" ڈاکٹر توفیق یوسف الواعی کا پی ایچ ڈی کا مقالہ تھا جو کتابی شکل میں شائع ہوا یہ کتاب چار ابواب اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے اور ایک تمہیدی باب بھی قائم کیا گیا ہے یہ کتاب 900 صفحات پر مشتمل ہے۔ تمہیدی باب میں تہذیب کی مکمل تاریخ کا ذکر ہے اور تہذیب کا تفصیلی ارتقاء بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے پہلے باب میں اسلامی تہذیب کی مکمل تاریخ ہے اور اسلامی تہذیب کے مناجح کا ذکر ہے اسلامی تہذیب کا تعارف ہے اور اسلامی تہذیب کے قیام کے لیے علمی طریقہ کار واضح کیا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادی اساس ذکر کی ہیں اور مقاصد شریعت کو ذکر کیا ہے۔ اسلامی تہذیب میں علوم کی جمع و تدوین کا تذکرہ ہے اور اسلامی تہذیب کے علمی اثرات کو بیان کیا ہے اور اسلامی تہذیب کے احیاء میں انبیائے کرام کا کردار واضح کیا ہے۔ دوسرا باب اسلامی تہذیب کے ادوار اور خصوصیات عربوں اور غیر عربوں کی تہذیب، مسلمانوں کی علوم و فنون میں خدمات علوم طب علوم ریاضی علوم فلکیات

تاریخ جغرافیہ اور علم ادب میں خدمات کو بیان کیا ہے، مغربی تہذیب پر علمی اثرات اور اسلامی تہذیب کی بنیادیں ذکر کی ہیں۔ تیسرا باب: اسلامی تہذیب کو درپیش چیلنجز اسلامی تہذیب کا مستقبل، اسلامی تہذیب کے بقاء کے عناصر اسلامی تہذیب انسانیت کی فلاح کیلئے بنیادی ضرورت ہے، نیز اسلامی تہذیب کے عالمی اثرات کو بیان کیا ہے باب چہارم میں اسلامی تہذیب کے انحطاط کے اسباب، فکری یلغار اور امت مسلمہ پر اس کے اثرات فکری یلغار کے اسباب اور اس کا حل بیان کیا ہے۔ "عہد نبوی میں تمدن³ تعارفی رجحان کی یہ اردو کی جامع کتاب ہے۔ پروفیسر یسین مظہر نے اس کو تالیف کیا ہے۔ مدنی کلچر کو بہت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، ماکولات و مشروبات سے شروع کیا۔ پھر ملبوسات کو تفصیل سے ذکر کیا۔ زیب و زینت کے ذرائع میں سے زیورات پر تفصیلی بحث کی۔ فن تعمیر کا تذکرہ کیا، جس میں ہر طرح کی تعمیرات کا مکمل احاطہ کیا۔ ممکنہ سہولیات کا تذکرہ کیا۔ اسلامی تہوار و تقریبات ذکر کیں۔ موسیقی کے عنوان پر آخری باب باندھا، جس میں شادی، نکاح، ولیمہ، رخصتی، تفصیلاً ذکر کیں۔ تقریبات غم، عیادت بیماریاں، تجہیز و تکفین کا اسلامی طریقہ کار سیرت کے واقعات کی روشنی میں تفصیل سے ذکر کیا۔ "اسلامی تہذیب و اقدار"⁴ اس کتاب کے مصنف سید اسد گیلانی ہیں اسلامی تہذیب کے تعارفی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلام کے طریقہ انقلاب کو بیان کیا۔ اسلامی قیادت اور اسلامی ریاست کی شناخت کا تعارف پیش کیا اسلامی معاشرہ اور ما دی وسائل ذکر کئے، مثالی اسلامی معاشرہ کی خوبیاں بیان کیں اسلام اور کسب حلال کے تصور کا تعارف کروایا، اسلامی تہذیب و شرافت کی خصوصیات ذکر کیں اسلامی تعلیمی نظریات، اسلام اور روحانیت اور اسلام کی اعتقادی بنیادیں ذکر کیں۔ "اسلامی تہذیب کی تفہیم جدید"⁵ یہ کتاب ڈاکٹر محمد علی ضناوی کی ہے اس کا اردو ترجمہ محمد سعود عالم قاسمی نے کیا یہ کتاب پانچ فصلوں پر مشتمل ہے پہلی فصل تہذیب کے مفہیم پر مشتمل ہے دوسری فصل میں اسلامی تہذیب کے ضوابط، ریاست اور تہذیب، تہذیب کی تشکیل میں صالح قیادت کا عمل زبان تہذیب کا حصہ ہے اس کو واضح کیا گیا۔ تیسری فصل میں اسلامی تہذیب میں توقف کی صورت بیان کی ہے۔ چوتھی فصل میں اسلامی تہذیب کے چیلنجز ذکر کئے گئے۔ پانچویں فصل اسلامی تہذیب کے فروغ کیلئے ہر اول دستہ کا کردار ذکر کیا ہے۔ "تعلیم اور جدید تہذیبی چیلنجز"⁶ ڈاکٹر خالد علوی اس کے مؤلف ہیں اس کتاب میں ہمارے معاشرہ کے نظام تعلیم کو درپیش تہذیبی چیلنجز کو ذکر کیا ہے نیز ان چیلنجز کے حل کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔ نظام تعلیم کو تہذیبی چیلنجز سے محفوظ رکھنے کیلئے کچھ اصول وضع کئے ہیں، نظام تعلیم کی یکجہتی، یکساں قومی نصاب، عمرانی علوم کی تنقیدی تدریس، ملی تشخص، آخر میں مغربی تہذیب کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ "مطالعہ تہذیب"⁷ یہ کتاب ڈاکٹر نگار ساجد کی مرتب کردہ ہے اس میں انسانی تاریخ اور تہذیب کے عناصر تکنیکی کا ذکر ہے مختلف تہذیبوں ہندو یونانی ایرانی رومی اور عربی تہذیبوں کا تعارف بیان کیا ہے، اسلامی تہذیب کا آغاز و ارتقاء کو بیان کیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادیں (عقائد) اور اس کی عملی صورتیں (عبادات) کو تفصیل سے بیان کیا ہے آخر میں اسلام کے مختلف نظام ہائے حیات کا تفصیلی تعارف پیش کیا جس میں اسلام کا اخلاقی نظام، اسلام کا معاشرتی نظام، اسلام کا اقتصادی نظام، اسلام کا سیاسی نظام، اسلام کا عدالتی نظام نمایاں ہیں آخر میں شریعت اسلامی کے ماخذ فقہ اسلامی کے ماخذ کا ذکر کیا گیا ہے۔ "مغربی تہذیب، ایک معاصرانہ جائزہ"⁸ اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر جاوید انصاری ہیں، تعارفی رجحان کا اسلوب اس میں غالب ہے۔ سرمایہ داری کا تصور، سرمایہ دارانہ شخصیت کی فلسفیانہ بنیادیں، سرمایہ داری اور جمہوریت، سرمایہ داری اور مغربی استعمار اور احیاء دین ان عنوانات کے ساتھ اس کتاب میں تفصیلی مباحث ذکر کی گئی ہیں۔ "مدنی معاشرہ (عہد رسالت میں)"⁹ یہ کتاب اکرم ضیاء العمری کی ہے اس کا ترجمہ عنذر نسیم فارو

قی نے کیا ہے۔ تاریخ کی اسلامی تعبیر کے عمومی خدوخال ذکر کئے گئے ہیں۔ قرون اولیٰ میں مسلمانوں کے طرز عمل کے مقاصد کا ایک جائزہ پیش کیا ہے۔ تہذیب کی قدر شناسی پر بات کی ہے۔ تاریخ نگاری میں شرعی اصطلاحات کا استعمال کیا ہے۔ مدنی معاشرہ قبل از ہجرت ذکر کیا اور مدنی معاشرہ پر اسلام کے اثرات ذکر کرنے کے ساتھ مدنی معاشرہ پر ہجرت کے اثرات واضح کیے۔ دور نبوی کے نظام مواخات پر تفصیلی بات کی۔ میثاق مدینہ کا اعلان، یہودیوں کی عہد شکنی اور ان کا مدینہ سے خروج کا ذکر کیا۔ مشرکین کے خلاف جہاد مختصر اتمام مشہور غزوات کا تذکرہ کیا۔ گویا کہ مدنی معاشرہ حقیقت میں اسلامی تہذیب کی بنیادیں ہے، جس پر اسلامی تہذیب قائم ہے۔ آج بھی اسلامی تہذیب کے احیاء کے لیے اسی طرز عمل کی ضرورت ہے۔ "تعارف تہذیب، مغرب و فلسفہ جدید" ¹⁰ یہ کتاب پروفیسر مفتی محمد احمد نے تالیف کی۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں اسلامی تہذیب و تمدن کے تعارفی رجحان کی عکاسی ملتی ہے۔ عصر حاضر میں اسلام پر کفری نظریاتی و فکری یلغار، اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات اور ان کا حل، کفر کی بدلی ہوئی شکلیں، لبرل ازم، سیکولر ازم، ماڈرن ازم، جدیدیت، روشن خیالی، تصور آزادی، مساوات، جمہوریت، سول سوسائٹی، ہیومن رائٹس کی ناقدانہ انداز میں وضاحت کی۔ تہذیب مغرب کی ابتدا اور تقاء سائنس اور اسلام کی ہم آہنگی کا جائزہ پیش کیا۔ اسلامی تہذیب اور اس کے بنیادی اصول ¹¹ مولانا مودودی کی یہ تحریر تعارفی رجحان کی عکاسی کرتی ہے، اور اسلامی تہذیب و تمدن کا جامع تعارف پیش کرتی ہے۔ اسلامی تہذیب کی بنیادوں (عوامل و عناصر) کو تفصیلی بیان کیا ہے۔ اس میں اسلامی زندگی کے نصب العین اور اسلامی تصور کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو اسلامی تہذیب و تمدن کی اساس سمجھا جاتا ہے۔ "اسلامی تہذیب اور اس کا عالم گیر تصور" ¹² یہ مقالہ سید عزیز الرحمن (ڈائریکٹر دعوت الہدیٰ کراچی) نے تحریر کیا جو ششماہی السیرہ عالمی میں شائع ہوا۔ یہ ایک تعارفی رجحان کا مقالہ ہے مجتہد اول میں اسلامی تہذیب کا مفہوم ذکر کیا، تہذیب کے عناصر، اسلامی تہذیب کے عوامل اور عناصر ذکر کئے، آخر میں اسلامی تہذیب کی اخلاقی اقدار اور امتیاز و خصوصیات بیان کیں۔ اسلامی تہذیب کا جامع انداز میں تعارف پیش کیا۔ "Pakistan Society and Culture" ¹³ یہ کتاب اس تحقیقی منصوبے کا نتیجہ ہے جو یونیورسٹی آف کیلیفورنیا نے نیوہیون (امریکہ) کے ادارے بنام ہیومن ریلیشنز ایریفا نلز کی طرف سے اختیار کیا۔ اس منصوبے کے صدر ڈاکٹر جان ایچ کورٹھے۔ یہ چند مغربی سکالر کا شاہکار ہے جو پاکستانی تہذیب و ثقافت کی عکاسی کرتا ہے۔ تمہیدی باب میں جغرافیہ، آب و ہوا اور آبادی ذکر کی، شہریوں کی نشوونما، دیہاتی زندگی کا تعارف کروایا، اقتصادی نشوونما ذکر کیا، پنجاب کی دیہاتی زندگی گاؤں کی کیفیت کا تذکرہ کیا، مختلف قبائل کا تعارف پیش کیا، مغربی پاکستان میں عورت کے متعلق تصورات ذکر کئے رسم و رواج اور ثقافتی تعلقات کا تذکرہ کیا۔

اسلامی تہذیب کے تاریخی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

دوسرا رجحان تاریخی ہے جس میں محققین تہذیب و تمدن کی تاریخی اعتبار سے جہات طے کرتے ہیں، پہلے تہذیب کی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے آخر میں اسلامی تہذیب کی تاریخ ذکر کرتے ہیں اسلامی تہذیب کے ارتقاء کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ عالم اسلام میں محققین نے تاریخی رجحان کے اعتبار سے بہت علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ ان محققین میں ڈاکٹر ابو زید شبلی ہیں "تاریخ الحضارة الاسلامیہ والفکر الاسلامی" ¹⁴ ڈاکٹر ابو زید شبلی کی تصنیف ہے اس کتاب کو مصنف نے مختلف اسلامی تہذیب کی مباحث سے مزین کیا ہے یہ کتاب 360 صفحات پر مشتمل ہے۔ پہلی بحث میں تہذیب کی تعریف ارتقاء، عوامل، عناصر اور تکوینی عوامل ذکر کئے ہیں۔ دوسری بحث میں اسلام سے قبل عربوں کے اور عالمی

حالات کو مؤرخانہ انداز میں تعارف پیش کیا ہے، اسلامی تہذیب کے اصول و مبادیات ذکر کئے ہیں، خلیفہ اور حکام کو مقرر کرنے کے تفصیلی اصول بیان کئے ہیں، علوم اسلامیہ کی تدوین و تاریخ کو تفصیلاً ذکر کیا ہے اسلامی معیشت کے فروغ کے اصول ذکر کئے ہیں، اسلامی تہذیب کے فکری اثرات اور علوم و فنون میں مسلمان سائنسدانوں کے کردار کو بیان کیا، مشہور مسلم مفکرین الکنڈی، الفارابی، ابن سینا، غزالی کی عالمی اور علمی خدمات بیان کیں، نیز اسلامی تہذیب کے مغربی تہذیب پر اثرات بیان کیے۔ "تاریخ اثرات العربیہ"¹⁵ تاریخ اثرات العربیہ ڈاکٹر فواد سیزگین کا ایک علمی شاہکار ہے ڈاکٹر فواد جرمی میں مقیم ہیں ڈاکٹر صاحب معروف جرمن مستشرق، میلوٹ رٹر کے شاگرد ہیں آپ کا بیشتر کام جرمن میں ہے۔ تاریخ اثرات العربیہ 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد علوم قرآن و حدیث، تاریخ، فقہ، عقائد، توحید اور تصوف پر مشتمل ہے اور اس میں ان علوم کے آغاز سے لے کر ۴۳۰ھ تک کے دور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ جلد ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی۔ دوسری جلد اس کا موضوع شعر ہے۔ یہ جلد ۱۹۷۵ء میں زیور طبع سے آراستہ ہو سکی۔ تیسری جلد ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۔ اس میں طب، بیطریہ اور حیوانیات شامل ہیں۔ چوتھی جلد ۱۹۷۱ء میں نکلی۔ یہ کیمیا، نباتیات اور زراعت پر مشتمل ہے۔ پانچویں جلد ۱۹۷۴ء میں سامنے آئی۔ اس کا موضوع ریاضیات ہے۔ چھٹی جلد یہ فلکیات، احکام نجوم اور آثار علویہ [Meteorology] سے متعلق ہے۔ اس میں تقریباً ایک ہزار صفحات ہوں گے۔ ساتویں جلد کا موضوع علم لغت نحو اور بلاغت وغیرہ ہیں۔ آٹھویں جلدی فلسفہ، منطق، نفسیات، اخلاق، سیاست اور علم الاجتماع پر مشتمل ہے۔ نویں جلد جغرافیہ طبیعیات، ارضیات اور موسیقی سے بحث کرے گی۔ دسویں جلد یہ علوم اسلامیہ کے ضمن میں تعارف عمومی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا موضوع علوم اسلامیہ کی اٹھان اور ارتقائی مراحل ہیں، یعنی تجربہ، مشاہدہ، تنقید کا پس منظر اور اسلوب، مسلمان علماء کے ہاں نقل کی دیانت، احتیاط، باریک بینی اور دیانت کی صفات میں ان کا یونانیوں اور لاطینیوں سے موازنہ کیا، نیز مسلمان علماء کا یورپ اور دیگر انچائے عالم پر اثر۔ ڈاکٹر فواد سیزگین مشہور محاضرات تاریخی علوم میں تہذیب اسلامی کا مقام ڈاکٹر خورشید رضوی کے ترجمہ کے ساتھ ادارہ تحقیقی اسلامی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام سے شائع ہو چکے اسلامی تہذیب کی تاریخ میں ان محاضرات کا اہم کردار ہے۔ ان محاضرات میں تاریخی علوم میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام، تاریخ طب میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام، علم کیمیا کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام ریاضیات کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام فلکیات کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام عربوں کی فلکیات کا یورپ پر اثر آثار علویہ (Meteorology) کی تاریخ میں مسلمانوں اور عربوں کا مقام یورپ کی تحریک احیاء پر عربی و اسلامی علوم کا اثر عربی و اسلامی علوم میں اسناد کی اہمیت کتاب الاغانی کے ماخذ، قدیم عربی شاعری: حقیقت یا افسانہ اسلامی ثقافت میں جمود کے اسباب۔ پر مدلل انداز میں بحث کی گئی ہے۔

"آثر العربیہ فی الحضارة الأروبیة"¹⁶ تاریخی رجحان کی یہ چوتھی کتاب ہے، یہ ۳۳۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ڈاکٹر عباس محمود العقاد نے بڑے جامع انداز میں اسلامی تہذیب پر بحث کی ہے۔ عربوں کی تاریخ ذکر کی، عقائد کو بیان کیا، زندگی گزارنے کے آداب اور سلوک واضح کیے۔ جنگ کے اصول و ضوابط، علوم و فنون میں جغرافیہ، علم فلکیات، علم موسیقی، فلسفہ الدین پر جامع مباحث تحریر کیں۔ تہذیبوں کے احوال، اجتماعیت اور سیاست کے اصول ذکر کیے۔ "الحضارة الإسلامية"¹⁷ عبد الرحمن حسن کی اسلامی تہذیب پر یہ کتاب ۶۷۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے چار ابواب ذکر کیے ہیں۔ باب اول، اسلامی تہذیب کی فکری بنیادوں پر مشتمل ہے۔ دوسرے باب میں اسلامی تہذیب کے قیام کے اصول ذکر کیے ہیں۔ تیسرے باب میں مختلف رسائل کا

تذکرہ ہے، جن میں اسلامی تہذیب کے علمی اور عملی احیاء کی صورتیں تحریر کی ہیں۔ چوتھے باب میں اسلامی تہذیب کے دیگر تہذیبوں پر اثرات بیان کیے ہیں۔

"تاریخ الحضارة الاسلامیہ"¹⁸ ڈاکٹر عبدالوہاب کی تالیف ہے اس کا اردو ترجمہ حمزہ طاہر نے کیا۔ یہ کتاب مختلف مباحث پر مشتمل ہے اسلامی تہذیب اور عربی تہذیب کی تاریخ بیان کی ہے چھ فصول پر مشتمل ہے مسیحیت کی مکمل تاریخ ذکر کی ہے۔ اسلامی ثقافت میں خلافت کی ابتدا کس طرح ہوئی اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں بھی تاریخی رجحان کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ "تہذیبوں کے اختلاط کے دور میں اسلامی تہذیب کا کردار:"¹⁹ مقالہ نگار محمد مشتاق نگران مقالہ ڈاکٹر صلاح الدین کی نگرانی میں وفاقی اردو یونیورسٹی کراچی میں 2012ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا۔ یہ مقالہ تعارفی رجحان کی عکاسی کرتا ہے تمام تہذیبوں کا تفصیلی تعارف پیش کیا ان تمام تہذیبوں میں اسلامی تہذیب کو دلائل کی روشنی میں نمایاں کیا۔ اسلامی تہذیب کے کردار کو واضح کیا۔ مسلم تہذیب و ثقافت کی بقاء، مسلمانوں کی علمی سیاسی و معاشی ترقی تحریک آزادی کے تناظر میں: یہ مقالہ سیدہ شائستہ عشرت کا ہے۔ "اسلامی تہذیب کی داستان"²⁰ ول ڈیورنٹ کی کتاب "The story of Islamic civilization" کا اردو ترجمہ یاسر جواد نے کیا یہ تاریخی رجحان کی ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں عقیدے، فتوحات، علم و فن، سائنس، اور ادب کا تاریخی جائزہ تفصیلاً پیش کیا ہے۔

"The World of Islamic Civilization"²¹ یہ ڈاکٹر لی بان کی کتاب ہے اس کا اردو ترجمہ سید علی بلگرامی نے کیا کتاب کا اردو نام "تمدن عرب" ہے لیکن کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اس میں عالم اسلام کا تمدن ذکر کیا گیا یہ تاریخی رجحان کی عکاسی کرتی ہے محقق نے اس کی ابتدا، عربستان کے جغرافیہ سے کی ہے۔ جس میں ملک کے طبعی حالات اور قدیم و جدید تقسیمات کا تذکرہ ہے۔ اس کے بعد اس کے رہنے والوں کے خصائص طبعی بیان کئے ہیں۔ پھر ظہور اسلام کی کیفیت اشاعت اسلام کے اسباب اسلامی سلطنت کی وسعت۔ تمدن و تہذیب کے لوازم اور ان کے عروج و انحطاط کو بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر لی بان اگرچہ اسلامی زبانوں سے واقف نہیں ہے اور نہ یورپ کے مستشرقین کی صف اول میں اس کا شمار ہوتا ہے اور نہ اس نے اپنی تصنیف میں اس طرز و اسلوب کو اختیار کیا ہے جو مستشرقین کا خاصہ ہے۔ استدلالی مباحث کو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ اس کا طرز انداز اس قدر عام فہم ہے کہ مشکل سے مشکل مسئلہ بھی آسانی کے ساتھ ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ پہلے ڈاکٹر لی بان نے تمام ضروری مباحث کو اس کتاب میں جمع کیا ہے دوسرا۔ تمدن کے خصائص بیان کرنے کے بجائے تصاویر کے ذریعہ پیش کئے ہیں۔ اس تدبیر سے وہ بات بھی با آسانی ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ جو الفاظ کے ذریعہ کئی صفحات پڑھنے کے بعد بھی مشکل سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ ڈاکٹر لی بان نے واقعات کے اسباب و علل تلاش کئے ہیں۔ فلسفہ تاریخ کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کے جانب دیگر مصنفین نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ڈاکٹر لی بان نے ایسے نتائج استخراج کئے ہیں کہ ان کے خلاف بحث و مباحث کی بہت کم گنجائش بنتی ہے۔

اسلامی تہذیب کے تقابلی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

تیسرا رجحان تقابلی رجحان ہے جس میں محققین اسلامی تہذیب کا باقی تہذیبوں کے ساتھ تقابلی جائزہ پیش کرتے ہیں نیز اسلامی تہذیب و تمدن کو اس کی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے باقی تمام تہذیبوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ نیز اسلامی ثقافت کی جامعیت

سے متعارف کرواتے ہیں، عالم اسلام میں محققین نے تقابلی رجحان کے اعتبار سے علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔ اقتضاء الصراط المستقیم²² ابن تیمیہ کی کتاب ”اقتضاء الصراط المستقیم“ کا مولوی شمس تبریز خان نے ”اسلامی اور غیر اسلامی تہذیب“ کے نام سے ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب دو جامع ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں اسلام اور مسئلہ تشبہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں قبل از اسلام الہامی مذاہب کے ساتھ اسلام کے رویہ کو بیان کیا ہے۔ ابن تیمیہ کی یہ کتاب اسلامی تہذیب کو صحیح معنوں میں اجاگر کرتی ہے۔ ”من روائع حضارتنا“²³ یہ جامع کتاب ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی اسلامی تہذیب کے نمایاں پہلوؤں کا بخوبی احاطہ کرتی ہے اس کا اردو میں مشہور ترجمہ سید معروف شاہ نے اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلوؤں کے عنوانات سے کیا ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ ہم صرف اپنی روایات و تہذیب سے واقف ہوں گے بلکہ اپنے اسلاف کے ان درخشاں کارناموں کا بھی علم حاصل کر سکیں گے جن کی بنا پر ہم اقوام عالم میں اپنا سرفراز و انبساط سے اونچا کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی مرحوم، شام کے ممتاز ادیب اور رہنما تھے۔ ایک عرصہ تک شام کی مشہور دینی تحریک الاخوان المسلمون کے مراقب عام کے منصب پر فائز رہے۔ علمی و ادبی دنیا میں آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں زمانہ حال میں عالم اسلام نے چوٹی کے جو چند مفکرین پیدا کیے ہیں ان میں آپ کا شمار کیا جاتا ہے۔ آپ متعدد بلند پایہ کتب کے مصنف ہیں اور آپ کی کئی کتابیں بین الاقوامی علمی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے باب اول میں اسلامی تہذیب کی خصوصیات ذکر کیں دوسرے باب میں ہماری تہذیب کے آثار ذکر کئے، تیسرے اور چوتھے باب میں انسان دوستی مساوات، عدل و انصاف کے اصول بیان کئے۔ پانچویں باب میں مغربی رواداری کے اصول اور سیرت اور خلفاء راشدین کے ادوار سے مثالیں دیں۔ چھٹا باب ہمارے جنگی اخلاقیات پر مشتمل ہے جنگ کے مقاصد اور اصول بیان کئے۔ ساتواں باب حیوانات پر شفقت اور حیوانات کیلئے اخلاقیات واضح کی ہیں۔ آٹھواں باب رفاہ عامہ کے ادارے اور رفاہ عامہ سے متعلق اسلامی تہذیب کے بنیادی تصورات کو بیان کیا ہے نواں باب مدارس اور علمی ادارے اور ان کے مکمل نظام پر مشتمل ہے۔ دسواں باب شفا خانے اور طبی درسگاہیں اور علوم طب پر مکمل مباحث ذکر کی ہیں گیارہواں باب علوم طب کے لٹریچر کی فراہمی پر مشتمل ہے بارہواں باب مجالس اور علمی حلقے دور عباسی کی علمی مجالس پر مشتمل ہے۔ ”تقیقات (اسلام اور مغرب کا تصادم)²⁴“ یہ کتاب تقابلی رجحان پر مشتمل ہے۔ ابو الاعلیٰ مودودی کا علمی شاہکار ہے۔ امت مسلمہ کے مغرب سے متاثر ہونے کے اسباب کو تفصیلی ذکر کیا ہے۔ نیز مغربی تہذیب کے اثرات سے نکلنے کے اسباب کی طرف رہنمائی کی ہے۔ ”بنیاد پرستی اور تہذیبی کشمکش“²⁵ یہ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ مرزا محمد الیاس نے اسکو مرتب کیا ہے اس کتاب میں ہمارے بنیاد پرست ہونے کی وجوہات ذکر کی گئی ہیں۔ بنیاد پرستی کا مفہوم، بنیاد پرستی، سیکولر ازم اور سیاست کو ذکر کیا گیا ہے۔ اسلام اور مغربی تہذیب کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔ اسلامی نظام کو موجودہ دور میں پیش آنے والے مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اہل مغرب کی نظر میں اسلام کا تصور واضح کرنے کے ساتھ مغربی تہذیب کے مادی رویے بیان کیے گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے مسئلہ کو اجاگر کیا گیا ہے، مسلم امت پر دہشت گردی کے الزامات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ ”اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش“²⁶ حق کے خلاف آغاز اسلام سے ہی باطل قوتیں طرح طرح کی سازشوں میں مصروف رہی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام کا دفاع کرنے والے حضرات اور رجال کار بھی ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ ہر دور میں کئی مشاہیر اسلام نے باطل نظریات کا نہ صرف بھرپور توڑ کیا بلکہ غیر اسلامی افکار نظریات پر بھرپور تنقید کی اور عقلی دلائل سے ثابت کیا کہ وہ ناقص بودے، کھوکھلے

اور انسانیت کے زہر قاتل ہیں۔ نیز انہوں نے اسلام کی حقانیت کو دلائل و براہین سے روز روشن کی طرح واضح کیا۔ زیر تبصرہ کتاب ”اسلام اور مشرق و مغرب کی تہذیبی کشمکش“ یورپ کے اندر ابھرنے والی ایک مسلم ریاست بوسنیا کے منتخب سربراہ اور اسلام کے ایک بہت بڑے دانشور، قانون دان، سکالر اور مبلغ علی عزت بیگوویچ کی ایک معرکہ آراء تصنیف ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے تہذیب و تمدن، اسلامی افکار، سائنس، عمرانیات، مسخ مذاہب کی ناکامی اور دور جدید کے ناقص تصورات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ اور ساتھ ساتھ وہ تمام حقائق اکٹھے کر دیئے ہیں جو اسلام کی سچائی کے ثبوت کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ اس کتاب کو بہترین دلائل، عام فہم اسلوب کے سبب مغربی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب تقابلی رجحان کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کا ترجمہ محمد ایوب منیر نے کیا ہے اس میں مذہب کا مکمل تعارف پیش کیا گیا ہے۔ تہذیب و تمدن کا تعارف کروایا گیا ہے۔ اسلامی تہذیب کی اخلاقیات پیش کی گئی ہیں۔ تہذیب و ثقافت کا تاریخی ارتقاء ذکر کیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کا مغربی تہذیب سے تقابل پیش کر کے اسلامی تہذیب کو نمایاں کیا گیا ہے۔ اسلام سے قبل الہامی ادیان کا تعارف پیش کیا گیا ”یہودی، مغرب اور اسلام“²⁷ اس کتاب میں آٹھ مباحث ذکر کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ نے تحریر کی ہے حصہ اول میں مغربی استعمار اور اس کے حربے، سرمایہ داری، اشتراکیت اور اسلام، ابو الخبائث سگنڈ فرائیڈ مستشرق کے تصورات واضح کیے گئے ہیں۔ اشتقاق کے تحت پروفیسر آر نلڈ کے نظریات خلافت کا خلاصہ ذکر کیا گیا۔ یہودیت انسانیت کے لیے بدترین لعنت ہے، ثابت کیا گیا ہے۔ حقوق انسانی کی تاریخ اور خطبہ حجۃ الوداع کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے حصہ دوم میں سیاسی اور عسکری یلغار، روسی مسلمانوں سے بیوفائی اور انسانی حقوق کے حوالے سے امریکہ کا رویہ بیان کیا گیا ہے۔ ”تہذیبوں کا تصادم“²⁸ تقابلی رجحان کی کتاب ہے، یہ ایک مختصر مگر جامع اسلوب کو سمیٹے ہوئے ہے اس کے مصنف شہناز نے تہذیبوں کے تصادم کی وجوہات و اسباب اور نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ”مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش“²⁹ مولانا سید ابوالحسن ندوی نے تقابلی رجحان پر اس کتاب کو تالیف کیا ہے، مغربی ممالک کے بارے میں بعض ممالک کا منفی یا غیر جانبدارانہ رویہ، عالم اسلام مغربی تہذیب کی زد میں، عالم اسلام میں تجدید و مغربیت کی تحریک کے حامی اور ناقدین کی آراء کو جمع کیا۔ عالم اسلام میں مصر کے کردار کی اہمیت کو بیان کیا، مغربیت کے عالمگیر رجحان کے اسباب عالم اسلام کا مستقبل و مجتہدانہ کردار بیان کیا۔ ”ملت اسلامیہ دور ہے“³⁰ مسلمانوں کو درپیش عصر حاضر کے چیلنج اور قرآن و سنت کی روشنی میں نجات کا راستہ۔ ”اسلام اور عصر جدید“ زیر تبصرہ کتاب ”اسلام اور عصر جدید“ کی جناب محمد تنزیل الصدیقی الحسینی کے اسلام اور عصر جدید کے متعلق تحریر گئے ان مضامین کا مجموعہ ہے جو وقتاً و وقتاً مختلف رسائل میں اشاعت پذیر ہوئے۔ ان مضامین میں انہوں نے مسلمانوں کی توجہ عہد جدید کی روشن حقیقتوں کی طرف مبذول کروائی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام انسانوں کا واحد دین، نبی کریم ﷺ انسانی زندگی کے واحد رہبر اور قرآن انسانی ہدایت کی کامل کتاب ہے۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے یہ صرف مسلمانوں کے لیے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ گمراہ انسانیت کو اسلام سے متعارف کروائیں اور دعوت اسلام پیش کریں۔ ”اسلام اور رد مغرب“³¹ اسلام اور مغربی تہذیب کی کشمکش صدیوں سے جاری ہے۔ مغربی تہذیب کو اپنانے کے حوالے سے عالم اسلام میں تین مختلف مکاتب فکر پائے جاتے ہیں۔ بعض نے مغربی تہذیب کو مکمل طور پر اپنا طرز حیات بنالیا، تو بعض نے درمیانی راہ نکال کر اس سے ایک طرز مفاہمت پیدا کر لی۔ صرف چند صاحب کردار اور باحمیت کردار ایسے ہیں، جنہوں نے کامل بصیرت اور گہرے ادراک کے ساتھ اس تہذیب کا پُر زور رد کر کے مخالفین کے منہ بند کر دیئے۔ مغربی

تہذیب کارڈ کرنے والوں میں ڈاکٹر محمد امین صاحب کی کاوش لائق تحسین ہے۔ زیر نظر کتاب ”اسلام اور رد مغرب“ مولانا ڈاکٹر محمد امین صاحب (مدیر ماہنامہ البرہان، لاہور؛ ناظم اعلیٰ ملی مجلس شرعی، پاکستان) کی تصنیف ہے جو کہ تین ابواب پر مشتمل ہے جن کے عنوانات حسب ذیل ہیں۔ باب اول: مغربی تہذیب کے قابل رد ہونے کے شرعی و عقلی دلائل، باب دوم: رد مغربی تہذیب کے موقف پر اشکالات و اعتراضات کا جائزہ، باب سوم: رد مغربی فکر و تہذیب کے تقاضے۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں دلائل سے اس بات کو خوب واضح کیا ہے کہ مغربی تہذیب خلاف اسلام ہے اور اس کارڈ شرعاً واجب ہے اور اس کا ہماری دنیا اور آخرت سے گہرا تعلق ہے۔ ”مغرب اور اہل اسلام“³² اہل علم اور اصحاب قلم میں ایک نمایاں نام جناب خرم مراد کا ہے۔ جنہوں نے زیر تبصرہ کتاب ”مغرب اور عالم ایک مطالعہ“ میں زیر بحث مسئلے کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے بیسویں صدی کے آخری عشرے کے دوران متعدد گراں قدر مقالات تحریر کیے جنہیں جماعت اسلامی کے طباعتی ادارے ”منشورات“ نے کتابی صورت میں حسن طباعت سے آراستہ کیا ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں مغرب اور اسلامی دنیا کے درمیان مخاصمت یا رقابت کا تجزیہ کرتے ہوئے اس شاہراہ مستقیم کی نشان دہی بھی کی ہے کہ جس پر چل کر مغربی دنیا پر سکون اور مسلم دنیا پر وقار زندگی کا انتخاب کر سکتی ہے۔ ”تہذیب کے اس پار عصر حاضر کے مسائل اور اسلامی فکر مغربی فکر کے تناظر میں“³³ یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر عارفہ فرید کی تصنیف کردہ ہے۔ مادی ترقیوں نے انسان کی روحانی تسکین کے سامان بہم نہیں پہنچائے ہیں، بلکہ اسے ایک نئے خلفشار سے دوچار کر دیا ہے۔ ہماری دنیا ایک گلوبل ویلیج تو بن گئی ہے لیکن اس کا ہر گھر، بلکہ ہر فرد بجائے خود ایک دنیا بنتا جا رہا ہے۔ انسانی رشتے معدوم ہوتے جا رہے ہیں اور ان کی جگہ محض مادی مفادات کے رشتے رہ گئے ہیں۔ یہ تمام انسانوں کے لیے عام طور پر اور مسلمانوں کے لیے لمحہ فکر یہ ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں اس بحران کا جائزہ لیا گیا ہے اور مختلف مکاتیب فکر کی آراء اجمالاً پیش کرنے کے بعد فاضل مصنف نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا ہے جو اسلام کی آفاقی اقدار پر مبنی ہے۔ یہ کتاب پیش پا افتادہ مسائل سے متعلق اردو ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے اور قارئین کے لیے ایک خاصے کی چیز ہے اور مصنف نے ایسے مضامین پر قلم اٹھایا ہے جن سے اردو دان قارئین کم واقف ہیں یا ناواقف ہیں اور اس کتاب میں جدیدیت جیسے اہم مضمون کی تفصیلی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کتاب کا اسلوب نہایت عمدہ، سادہ اور عام فہم ہے۔ علامہ محمد اسد گزشتہ صدی کے ایک عظیم نو مسلم سکالر تھے۔ ان کی انگریزی تصنیف ”Islam At The Cross Roads“ اسلام ایٹ دی کراس روڈز ”ساٹھ ستر سال قبل برصغیر میں پہلے دہلی اور پھر لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب میں علامہ اسد نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ کہا ہے کہ ”دو مغربی سماجی اقدار کی اندھی تقلید ترک کر دیں اور اس کے بجائے اپنے اسلامی ورثے کو محفوظ کرنے کی ہوش کریں جس نے کسی زمانے میں کثیر الجہتی اور تاریخی طور پر شاندار مسلم تہذیب جسم دیا تھا۔ وہ اسلام کی صراط مستقیم“ کے زیر عنوان لکھتے ہیں: ”اسلام ہمیں ترک دنیا پر مجبور نہیں کرتا اور نہ روحانی تزکیے کے لیے کسی خفیہ دروازے کو کھولنے سے نئی ریاضتوں پر مجبور کرتا ہے۔ اسلام کا کوئی راہبانہ فلسفہ نہیں بلکہ اسلام تو قوانین فطرت کے مطابق زندگی گزارنے کا لائحہ عمل بتاتا ہے جس کا حکم خالق نے اپنی مخلوق کو دیا ہے۔ وہ اسلام کی اخلاقی بنیاد کا خاکہ پیش کرنے کے بعد واضح کرتے ہیں کہ مغربی تہذیب کی روحانی جڑیں بت پرستی روی تہذیب میں بیوست ہیں لہذا مسلمانوں کو مغربی تہذیب کی نقالی سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ مسلم تہذیب اور مغربی تہذیب میں کوئی روحانی مطابقت نہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے تاریخی تجربات خصوصاً صلیبی جنگوں کا جائزہ لے کر مغرب کی اسلام دشمنی بھی واضح کی ہے۔ علامہ محمد اسد کہتے ہیں کہ مغربی خطوط پر مسلم نو

جونوں کی تعلیم جو مغرب کے ثقافتی تجربات اور اقدار پر مبنی ہے، ان کیلئے نہایت ہلاکت خیز ہے۔" پاکستان میں مروجہ غیر اسلامی رسومات کا تنقیدی جائزہ: ³⁴ مقالہ نگار ابو بکر نے نگران مقالہ ڈاکٹر عبدالغفور وفاقی یونیورسٹی اردو اسلام آباد میں 2016 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا۔ اس مقالہ میں صرف غیر اسلامی رسومات پر تنقید کی گئی ہے۔ "پاکستانی سماج میں معاشرتی بگاڑ کے اسباب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حل: ³⁵ مقالہ نگار عبدالرؤف نے نگران مقالہ ڈاکٹر ابرار کی نگرانی میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں 2008 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا، اس مقالہ میں عصر حاضر میں معاشرہ کی مختلف بگاڑ کی صورتوں کو بیان کیا اور بگاڑ کے اسباب کا حل اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا۔ مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار: ذرائع ابلاغ کا کردار: ³⁶ مقالہ نگار فائزہ شریف نے مقالہ نگران ڈاکٹر شرفاروق کی نگرانی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 2004ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا، اس مقالہ میں امت مسلمہ پر مغرب کی تہذیبی و ثقافتی یلغار میں ذرائع ابلاغ کا کیا کردار ہے اس کا نقدانہ جائزہ لیا اور ذرائع ابلاغ کیلئے درست سمت متعین کی۔

"عہد حاضر میں تہذیب و شائستگی کے تصورات اور اسوہ نبی: ³⁷ یہ مقالہ ثمنینہ سعدیہ (اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سنٹر) سیرت سٹڈیز نے 2016 جلد 1 شماره 1 میں اس کو شائع کیا یہ مقالہ اثراتی رجحان پر مشتمل ہے۔ اسلامی تہذیب پر ذرائع ابلاغ کا کردار، مادہ پرستی کے اسلامی تہذیب پر اثرات، نظام تعلیم پر مغربی تہذیب کے اثرات، اور مغرب کی اندھی تقلید کا ذکر کیا، اسلامی تہذیب کی شائستگی کیلئے اسوہ نبوی سے مثالیں پیش کیں۔ اسلامی اور مغربی تہذیب کا تقابلی مطالعہ (ڈاکٹر محمود احمد غازی کی افکار میں) یہ مقالہ حافظ عبدالقیوم، (شیخ زید اسلامک سنٹر اسلام اور "ڈاکٹر محمود احمد غازی کے افکار کا خصوصی مطالعہ" ³⁸ ڈاکٹر صاحب کی فکر کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ مغرب اور مغربی مستشرقین کے اس معاندانہ اور تخریب کارانہ رویہ پر محض جذباتی بیان بازی یا اکتفا نہیں کرتے اور نہ ہی ان کا وژن دنیائے اسلام میں ان سازشوں کا رعب طاری کرنا ہے۔ بلکہ وہ ان حالات میں بھی مغربی تہذیب پر اسلامی تہذیب کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ MUSLIMS AND "THE WEST: Encounter and Dialogue". ³⁹ اکتوبر 1997، اسلامی اور مغربی تعصب کے مابین ایک تصادم کی کشمکش کی پیش گوئیوں کے درمیان، دنیا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے کچھ چالیس اسکالرز، مفکرین، اور انجمن سازوں نے اسلام آباد کے مشرقی ماحول میں ایک سیمینار میں ایک ساتھ مل کر، مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی مسلمان اور مغرب کے مابین تعلقات۔ یہ سیمینار، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد اور سنٹر فار مسلم کرپین افہام و تفہیم، جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے مشترکہ سرپرستی میں منعقد ہوا۔ واشنگٹن، ڈی سی نے، مغرب کے بارے میں مسلمانوں کے بارے میں مغربی خیالات اور مسلمان کے نظریات کو تلاش کرنے پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ یہ مضمون نہ صرف تعلیمی لحاظ سے چیلنج تھا، بلکہ دونوں تہذیبوں میں افہام و تفہیم اور دوستی کے پل بنانے کے لئے ایک ضروری اقدام بھی تھا۔ "مسلمان اور مغرب: ان کا وژن اور مکالمہ" اس سیمینار کے بارہ منتخب مقالے کا مجموعہ ہے۔ یہ مقالے چودہ صدیوں سے پھیلے ہوئے مسلمانوں اور مغرب کے پیچیدہ تعلقات کو سمجھنے کی ایک سنجیدہ کوشش کی نمائندگی کرتے ہیں۔ "Muslim society" ⁴⁰ یہ کتاب ارنیسٹ گیلنر نے تحریر کی اس میں تقابلی رجحان کی عکاسی ہے۔ ارنیسٹ گیلنر نے اسلامی معاشرے اور اس سے جڑی اسلامی اور غیر اسلامی روایات کے بارے میں تحریر کیا بلکہ مختلف مذاہب سے جڑی مختلف اصطلاحات ان کے مذہبی اور غیر مذہبی کام کا موازنہ مذہب کی چھتری تلے کرتے ہوئے معاملات کو کھولنے کی کوشش کی۔ انسانیت کے عقائد میں اتار چڑھاؤ کا ذکر کیا

۔ اسلامی اور مغربی تہذیب کی ہم آہنگی میں ابن خلدون کے نظائر کا جائزہ لیا۔ اسلام میں جدید دیت کے اداروں کا تقابل پیش کیا۔

اسلامی تہذیب کے اثراتی رجحان پر علمی کام کا مطالعہ

چوتھا رجحان اثراتی ہے جس میں محققین تہذیبوں کے اختلاط کی صورت میں ایک تہذیب کے دوسری تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں نیز ان اثرات کے فوائد و نقصانات متعین کرتے ہیں۔ اور اسلامی تہذیب کے احیاء کیلئے عصر حاضر کے اس تہذیبی تصادم میں اصول و ضوابط متعین کرتے ہیں۔ محققین نے اثراتی رجحان پر علمی کام کیا ہے اس میں سے چند محققین کے کام کو یہاں جمع کیا گیا ہے۔

"الحضارة الاسلامیة فی المغرب" ⁴¹ اس کتاب کے مؤلف ڈاکٹر محمد قاسم ہیں یہ اثراتی رجحان کی کتاب ہے۔ اس کتاب میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے مغربی تہذیب پر جو تاریخی اثرات مرتب ہوئے ان کو مختلف فصول میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ "الحضارة الاسلامیة بین دواعی النهوض و مانع التقد" ⁴² یہ ڈاکٹر عبدالهادی الفضلی کے محاضرات ہیں جو حسین منصور شیخ نے جمع کئے ہیں، یہ چھ فصول پر مشتمل ہیں اسلامی تہذیب کی ابتدائی مباحث اور مختصر تاریخ ذکر کرنے کے بعد شریعت کی تفصیل کے مناجح کو جدید انداز سے ذکر کیا ہے، جس میں قرآن و حدیث، فکر اسلامی کو مقدم رکھا ہے، فلسفہ یونانی کو بھی بطور منہج متعارف کروایا ہے۔ "عالمی تہذیب و ثقافت پر اسلام کے اثرات" ⁴³ یہ کتاب اثراتی رجحان کی عکاسی کرتی ہے محمود علی شترقاوی، اس کے مصنف ہیں، صہیب عالم نے اس کا ترجمہ کیا ہے اس کے مضامین میں اسلام میں علم کی اہمیت، اسلامی حکومت میں علمی مراکز، اسلامی تہذیب و ثقافت پر اسلامی فتوحات کے اثرات، عالمی ثقافت کے فروغ میں علماء کا کردار کو ذکر کیا ہے۔ تہذیب و تمدن پر ثقافت اسلامی کے اثرات، فلسفہ طب، ڈسپنری، علم کیمیا، علم فلکیات، علم طبیعات، علم ریاضی، علم نباتات، علم جغرافیہ، علم ایجادات، فنون کاریگری، ثقافت اسلامی کا تشریحی پہلو اور ثقافت اسلامی کا ماضی و مستقبل بیان کیا ہے۔ "تہذیب و سیاست کی تعمیر میں اسلام کا کردار" ⁴⁴ ڈاکٹر صفدر سلطان نے اس کو مرتب کیا ہے اس کتاب میں تہذیب اور سیاست کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے، جن میں مغربی و اسلامی تہذیبوں کے اجزاء ترکیبی، ان کے درمیان موجودہ فرق و امتیازات، تہذیبوں کے تصادم کا موجودہ نظریہ، امت مسلمہ کی تہذیبی و سیاسی پیش قدمی، قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں حکومت و سیاست کے تصورات، موجودہ طریقہ انتخاب، پارلیمانی نظام حکومت، معاشرہ کے مسائل اور ہماری ذمہ داریاں، تہذیب اور سیاست سے متعلق دیگر جدید موضوعات مثلاً خواتین کے سیاسی حقوق، دنیا کی مسلم اقلیتیں اور ان کے مسائل وغیرہ جیسے اہم مباحث کے علاوہ معروف علمائے سلف اور جدید مفکرین کی وقیع کتب کے تجزیاتی مطالعے پیش کیے گئے ہیں۔ "امت مسلمہ کے موجودہ مسائل اور ان کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں" ⁴⁵ اس کتاب کے مصنف ڈاکٹر صہیب حسن ہیں امت مسلمہ کے عصر حاضر کے مسائل کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں پیش کیا صہیب حسن لکھتے ہیں جب ہم دنیا کے موجودہ معاشی، سیاسی، سماجی، ثقافتی اور تہذیبی منظر نامہ پر نظر ڈالتے اور پھر پیچھے مڑ کر اپنے ماضی کی تاریخ میں جھانکتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ اُسلوب حیات میں غیر معمولی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ایسے تغیرات مسلسل رونما ہو رہے ہیں جن کا قبل ازیں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ابلاغ عامہ اور ترسیل معلومات کے ایسے ذرائع اور وسائل ایجاد ہو رہے ہیں جن سے ہماری گذشتہ نسلوں کو سابقہ پیش نہیں آیا۔ امت مسلمہ آج سے ایک سو سال قبل جس نوآبادیاتی نظام میں جکڑی، بے بسی اور بے چارگی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آج 57 آزاد ممالک کی شکل

میں قوت، عددی اکثریت اور قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود ذلت، عاجزی اور درماندگی میں اسی مقام پر کھڑی ہے جہاں سو سال پہلے کھڑی تھی۔ عالم کفر کی اس منہ زور یلغار کے سامنے بند باندھنے کی کوئی حکمتِ عملی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک ہم خود اسی تکنیکی مہارت سے آراستہ ہو کر اپنی تہذیب و ثقافت کے توانا پہلوؤں کو دنیا کے سامنے نہیں لاتے۔ محض وعظ و تلقین یا غیر حقیقت پسندانہ دفاعی حربوں کے ذریعے اس یلغار کو روکنا ممکن نہیں۔

"پاکستانی ثقافت میں اسلامی اقدار کے اثرات کا تحقیقی جائزہ: 46" مقالہ نگار فضلہ نے مسلم کراچی یونیورسٹی میں 2016 کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا گیا اس مقالہ میں پاکستانی ثقافت پر اسلامی اقدار کے کیا اثرات ہیں اس کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا۔ "پاکستان میں نفاذ اسلام کی کوششوں کا تنقیدی جائزہ: 47" مقالہ نگار ممتاز احمد نے یہ مقالہ ڈاکٹر محمود اختر کی نگرانی میں 2003 میں پنجاب یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کی تکمیل کیلئے پیش کیا۔ اس مقالہ میں عصر حاضر میں نفاذ اسلام کی تمام کوششوں کا ناقدانہ جائزہ لیا اور ان کاوشوں کی درست سمت کو متعین کیا اسلامی اقدار کا احیاء اور پاکستان کا نظام تعلیم: 48" مقالہ نگار محمد فاروق نے نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالغفار بخاری کی نگرانی میں نمل یونیورسٹی اسلام آباد میں 2015 میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا اس مقالہ میں اسلامی اقدار کا احیاء پاکستان کے نظام تعلیم میں کیسے ممکن ہو اس کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔

اسلامی ثقافت کے احیاء کے سلسلہ میں میڈیا کا کردار: 49" یہ مقالہ، مقالہ نگار محمد رضوان سعید نے بہاولپور یونیورسٹی میں 2015ء کو پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کیلئے پیش کیا اس مقالہ میں اسلامی تہذیب کے احیاء میں میڈیا کے کردار کا ناقدانہ جائزہ پیش کیا گیا۔ عالم گیریت اور مسلم خاندانی نظام تنقیدی مطالعہ سیرت کی روشنی میں: 50" یہ مقالہ ڈاکٹر محمد فاروق حیدر (ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی لاہور) نے تحریر کیا یہ مقالہ القلم اپریل 2007 میں شائع ہوا۔ اس مقالہ میں عالمگیریت کے مسلم خاندانی نظام پر اثرات کو بیان کیا گیا ان اثرات کے اسباب کو واضح کیا اس کے ازالہ کیلئے لائحہ عمل پیش کیا۔

"Islamic Civilization's Contribution to Science and Technology"⁵¹

"اسلامی تہذیب و تمدن کے سائنس اور ٹیکنالوجی پر اثرات کے" یہ آرٹیکل انجینئر طاہر علی کا ہے۔ جس کا خلاصہ ہے بہت سارے یورپی اسکالر جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں مسلمانوں کے تعاون کے موضوع پر مطالعہ کرتے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف تعصب کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے سائنس میں واقعی بہت بڑی چیزیں حاصل کیں۔ انہوں نے (عربی ہندسوں) کا استعمال سکھایا، حالانکہ انہوں نے ان کی ایجاد نہیں کی تھی، اور یوں وہ ریاضی کے بانی بن گئے۔ انہوں نے الجبرا کو ایک عین سائنس بنایا اور اس میں کافی ترقی کی اور تجزیاتی جیومیٹری کی بنیاد رکھی۔ وہ غیر منطقی طور پر ہوائی جہاز اور کرومیٹکس کے بانی تھے، یونانیوں میں موجود نہیں تھے۔ فلکیات میں انہوں نے بہت سارے قیمتی مشاہدے کیے۔ نویں صدی کے آغاز میں "بیت الحکمت" کی بنیاد رکھی خاص طور پر ترجمے کے لئے۔ مسلمانوں نے قدیم کاموں کو ملحق کیا اور انھیں ترقی دی۔ فلسفہ، ریاضی، فلکیات اور طب مسلمانوں کے مفاد کو راغب کرنے والے پہلے مضامین تھے۔ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی میں اسلامی تہذیب کی شراکت، جدید سائنس اور تہذیب کی اسلامی اصل اور دنیا میں تقریباً 600 سالوں سے اسلامی سائنس کا اثر و رسوخ موجود ہے مسلمان سکالر نے ہیومنیزیشن سائنس، ریاضی، میڈیسن اور ٹیکنالوجی میں اپنی ایجادات اور اختراعات کے ذریعہ آفاقی سائنس کی تاریخ کو نشان زد کیا ہے۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق کا بنیادی سوال تھا پاکستان میں اسلامی تہذیب پر کیے جانے والے علمی کام کے رجحانات کونسے ہیں؟ اس تحقیق میں اسلامی تہذیب کی مختلف زبانوں پر لکھے جانے والی پچاس کتب کو منتخب کر کے ان کا تجزیاتی مطالعہ کیا تاکہ ان کتب میں اسلامی تہذیب پر ہونے والے علمی کام کے اسلوب و رجحانات منتخب کئے جاسکیں تاکہ ان اسالیب پر عصر حاضر کی ضرورت کے پیش نظر اور علمی کام کیا جاسکے۔ اس ساری تحقیق سے اسلامی تہذیب و تمدن پر کئے جانے والے علمی کام کے چار رجحانات (تعارفی، تاریخی تقابلی، اثراتی) سامنے آئے۔ لہذا ان رجحانات کی منتخب عربی، انگلش، اردو کتب اور مقالہ جات کا تجزیہ پیش کیا گیا۔ ان میں کئے جانے والے علمی کام کو نمایاں کیا گیا اس کیلئے ان تمام مقالہ جات کے مطالعہ سے یہ نتیجہ مرتب ہوا کہ یہ تمام مقالہ جات اسلامی تہذیب پر پاکستان میں کئے جانے والے علمی کام کے مختلف رجحانات (تعارفی، تاریخی، تقابلی، اثراتی) کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیز اس سے قارئین کو اسلامی تہذیب پر کئے جانے والے سابقہ کام سے شناسائی ہو جاتی ہے۔ اسلامی تہذیب پر ہونے والا کام ان چاروں رجحانات میں سے کسی ایک رجحان پر مشتمل ہے۔ اس مقالہ کی تحقیق سے سامنے آنے والے رجحانات سے محققین کیلئے نئی راہیں ہموار ہوتی ہیں کہ سابقہ تحقیق میں محققین نے کن پہلوؤں کا احاطہ نہیں کیا۔ مغربی تہذیبی یلغار کی وجہ سے اسلامی تہذیب کو جدید ثقافتی چیلنجز کا سامنا ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تہذیب کے تعارف پر لکھے جانے والی کتب میں جدید مغربی چیلنجز کو رد کرنے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی کیلئے حل پیش کیا جائے۔

References

- ¹Dr. Abdul Haleem Owais, *Al-Haḍārat al-Islāmīya Ebdā al-Mādī wa Aafaq al-Mustaqbal* (Cairo: Dār al-Sakhwa, 2010 AD)
- ²Dr. Tawfīq Yosuf Alwaiee, *Alhaḍārat al-Islāmīya Maqrnat bi al-Haḍārat al-Gharbia* (Madina: Sikandriya Publisher, 1998 AD)
- ³Prof Yaseen Mazhar, *Ahd-i-Nabvī main Tamaddun* (Lahore: Kitāb Sarāy, 2011 AD)
- ⁴Sayed Asad Gillani, *Islami Tehzaib-o-Iqdār* (Karachi: Farooz sons)
- ⁵Dr. Muhammad Ali, *Islāmī Tehzeeb kī Tafheem-e-Jadeed* (Lahore: Islamic Publisher, 1986 AD)
- ⁶Dr. Khalid Alvī, *Ta'leem aur Jadeed Tehzeebī Chelenges* (Islamabad: Dā'wah Academy International Islamic University Islamabad, 2005 AD)
- ⁷Dr. Nigar Sajjad Zaheer, *Mutālia-i-Tahzeeb* (Karachi: Maktaba Qirtass, 2013 AD)
- ⁸Dr. Jaweed Ansari, *Maghrabī Tehzeeb: Aik Muāsarāna Jāiza* (Lahore: Sheikh Zaid Islamic center Jamaia Punjab, 2002 AD)
- ⁹Akram Zia-ul-Umrey, *Mutarjam, Azra Naseem Farquee* (Islamabad: Idara Tehqeeqat-i-Islami)
- ¹⁰Prof Mufti Muhammad Ahmad, *T'āruf-i-Otehzeeb-i-Maghrīb aur Falsafa-i-Jadeed* (Faisalabad: Maktaba Islamia, 2014 AD)
- ¹¹Abul A'laa Mawdūdī, *Islāmī Tehzeeb aur is kay Bunyādī Usūl* (Lahore: Islami publications, 1996 AD)

- ¹²Syed Azizurrehman, Islāmī Tehzeb or is ka Alamgeer Taswwur.”
- ¹³Stanli Merian , *Pakistan Society and Culture*, Trans. Ghulām Rasol (Lahore: Takhleqate Ali,2006 AD)
- ¹⁴ Dr. Abu Zaid Shiblī, *Tāreekh al-Hazar tul Islāmia wa al-fikr al-Islami* (Cairo: Maktaba Wahba,210AD)
- ¹⁵Fuwād Sizgen, *Tāreekh al-Turāth al-Arabī* (Saudia: Jamia Malik Saud 2015 AD)
- ¹⁶ Abbas Mahmood Al Eqad, *Asr al-Arabī fi al-Haḍarh al-Arabia* (Egypt: Dār al-Nahḍah 2010 AD)
- ¹⁷Abd al-Rehman Hasan, *Al-Haḍārat al-Islamia*(Beirut: Dār al-Ishamia,1998 AD)
- ¹⁸Dr. Abdul Wahab, *Tareekh al-Haḍārt al-Islamia*, Trans. Hamza Tāhir (Beirut: Ayen Ledrasat al-Insaniah wa al-Ijtimāyya)
- ¹⁹Muhammad Mushtaq, “Tehzebon kay Ikhtilāt ki dawr min Islami Tehzeb kā kirdār”(Thesis for PhD National Urdu University Karachi)
- ²⁰Will Durant, *History of Islamic Civilization*, Trans. Yasir Jawwad.
- ²¹ Dr. Gustave le Bon, *The World of Islamic Civilization* (Hayder Abad Dhakan: Syed Abdul Qader Publisher)
- ²²IbnTamiyya, *Iqtaza al-Sirāt al-Mustaqīm*, Trans. Mawlana Shams Tabraiz Khan, Islāmī or Ghyr Islami Tehzeeb(Lakhnaou:Publication House Lakhnaou,1979AD)
- ²³ Dr Mustafa sabae, *Min Rawae Hazaratena*, Translater Syed Maroof Shah(Karachi:Idara Maraf -e-Islami,1976 AD)
- ²⁴Abul A‘alā Mawdūdī, *Tanqihāt* (Lahore :Publisher Office Tarjuman-ul-Quran)
- ²⁵Mirza Muhammad Ilyas, *Bunyād Parastī aur Tehzibī Kash makash*(Lahore: Idara M‘ārif-i-Islami, 2004 AD)
- ²⁶Ali Izat Bagoch, *President of Bosnia*, Trans. Muhammad Ayub (Lahore: Idara M‘ārif-i-Islami, 2004 AD)
- ²⁷Dr. Abdullah, *Yahoodī Maghrib aur Islam*(Delhi: Islamic Book foundation , 2007 AD)
- ²⁸Shah Nawaz Farooqi, *Tehzibon ka Tasadum*(Lahore: Islami publication, 2010AD)
- ²⁹Mawlana Syed Abul Hasan Ali Nadvi, *Muslim Mumalik main Islamiyat aur Maghribiyat ki kash makash*,(Karachi: Majlis Nashriyat-i-Islam, 2012AD)
- ³⁰ Allama Muhammad Asad, *Millat-i-Islamia dorahay par*(Lahore: Dar-ul-Islam,2010AD)
- ³¹ Dr. Muhammad Ameen, *Islam aur Maghrib*(Lahore: Maktabat ul Burhan,2010AD)
- ³²Khurram Murad, *Magrib aur Ahl-i-Islam*(Lahore:Manshuraat,2006AD)
- ³³Dr. Arefa Fareed, *Tehzib kay Is par Asar-e-Hazir kay masael aur Islami Fikr Maghrabi Fikr kay Tanāzūr main* (Karachi: University Press,2000AD)
- ³⁴Abubakr, *Pakistan main Muraveja Ghair Islami Rasomāt kā Tanqeedī Jaeza*(Thesis For PhD Wafaqi Urdu University, 2016)

- ³⁵Abdul Rauf, Pakistani Samāj main Mu‘āsharti Bigār kay Asbāb: Islami Talemat Ki Roshni main Hal (PhD Thesis Sargodha University, 2008AD)
- ³⁶Faiza Shareef, Magrib kī Tehzeebī-o-Saqāfatī Yalghār: Zara-e-Ablag ka kirdar(PhD Thesis Punjab University Lahore)
- ³⁷Samina Sadia "Ahd-i-Hazir main Tehzib-o-Shaistagi kay Tasawwurāt aur Uswa-e-Nabi" Seerat Studies Jild I Shumara I (2017)
- ³⁸Abdul Qadir "Islam aur Maghrib Dr, Mahmood Ahmad Ghazi kay Afkār kā Khososi Mutāl‘a" Al-Idhah J 28 S I (2014)
- ³⁹Zafar Ishaq Ansari, "Muslims and the West: Encounter and Dialogue" (Islamabad: IRI)
- ⁴⁰Ernest Gellner, "Muslim society" (London: Cambridge University Press)
- ⁴¹Dr. Muhammad Qasim, Al-Haḍārat al-Islamia fi al-Maghrib (Beirut: Dār al-Thaqāfat, 1986 AD)
- ⁴²Abdul Hadi al-Fazli, Al-Haḍārat al-Islamia Baena Duae Al Nahuz Wa maney Al Taqadam, Muratab Husain Mansor Sheikh (Beirut: 2013 AD)
- ⁴³Mahmood Ali Sharqavi, "Almi Tehzib-o-thaqāfat par Islam kay Asrāt, Trans. Sohaib Alim (Lahore: Islamic Publications, 2010AD)
- ⁴⁴Dr, Safdar Sultan, Tehzib o Sayasat ke Tameer main Islam ka kirdar (Ali Gharh: Idrar Tehqeq o Tasnef e Islami, 2002 AD)
- ⁴⁵Dr. Sohaib Hasan, Umat-i-Muslima kay Mawjuda Masā'il aur un ka Hal Serat-i-Tayyiba kī Roshnī main (London: Jameyyat Ahl-i-Hadis)
- ⁴⁶Fiza, Pakistani Saqafat main Islami Iqdar kay Asrat kā Tehqiqī Jaeza (PhD Thesis Karachi University, 2016AD)
- ⁴⁷Mumtaz Ahmad, Pakistan main Nifāz-i-Islam ki koshishon kā Tanqedī Jaeza (PhD Thesis Punjab University Lahore, 2003AD)
- ⁴⁸Muhammad Farooq, Islami Iqdar Ka Ahya or Pakistan ka Nizaam e Taleem (Thesis for PhD NUML Islamabad, 2015AD)
- ⁴⁹Muhammad Rizwan, Saeed Islami Sqafat ky Ahya ky Silsila main Media ka Kirdar (Thesis for PhD, Bahawalpur Islamia University)
- ⁵⁰Dr. Muhammad Farooq, "Alamgiryat aur Muslim Khāndānī Nizām ka Tanqedi Mutala Seerat ke Roshni main" Alqalam, April, 2017AD)
- ⁵¹https://www.researchgate.net/profile/Ali-Tahri-2/publication/269763511_Islamic_Civiliz